REGD No P.67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۲۵

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ: سالانہ ۷/ روپے، ششماہی ۴/ روپے، ممالک غیر ۸/ روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۴ احسان ۱۳۴۴ ہش | ۲۴ شوال ۱۳۸۵ ھ | ۲۴ جون ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۹ جون بوقت ۷½ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل شام کے وقت حضور کو نقاہت رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد شفا بخشے۔ آمین۔

قادیان ۲۲ جون۔ نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام آج کا رکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان کا امتحان کتب سلسلہ منعقد ہوا۔ جس میں بیس کے قریب امیدوار شریک ہوئے۔

قادیان ۲۲ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے سنگاپور میں تبلیغ اسلام

وزیراعظم اور گورنر سے ملاقات ۔ عیسائی پادریوں کا مقابلہ سے فرار

اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت ۔ اسلام کے متعلق پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ

بقلم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مسلم مشن سنگاپور

خدا تعالیٰ کے فضل سے سنگاپور میں تبلیغ اسلام کا کام بخیر و خوبی جاری ہے اور ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے غیر مسلم چینی عیسائی، ہندو اور سکھ باشندگان پر اسلام کی تعلیم اور قرآن پاک کے جملہ احکامات کی اہمیت اور حکمتیں واضح کی جاتی رہیں۔

اس سلسلہ میں مکرم عبد الحمید سالکین صاحب مکرم حسن علاؤ الدین صاحب مکرم حسن صالح صاحب۔ مکرم محمود علی صاحب اور مکرم حمزہ دلبو محمد سعید صاحب خاص طور پر تعاون فرما رہے اور سنگاپور کے غیر مسلم حلقوں میں اپنے غیر مسلم حلقہ احباب سے مجھے بلا کر تبلیغی مواقع بہم پہنچاتے رہے۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر طاہر محمد صاحب بھی اپنے مکان پر ہفتہ میں ایک دو مرتبہ اپنے خاص غیر احمدی دوستوں کو مدعو کر کے تبلیغی مجالس قائم کرتے رہے جہاں پر بعض غیر احمدی اکابرین سے دو دو تین تین گھنٹے تک دوستانہ رنگ اور پُر امن فضا میں تبادلۂ خیالات ہوتا رہا جس کے نتیجہ میں دو زیر تبلیغ دوستوں کے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے۔ اور اگرچہ ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی۔ [illegible] ہم سے [illegible] نمازیں بھی ادا کرتے ہیں۔ صرف بیعت کرنے میں انہیں کچھ تردد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل ہدایت نصیب کرے۔ اور سچے دل سے امام وقت کو قبول کر کے خدمت اسلام کی توفیق عطا کرے۔

عیسائی پادریوں کا مقابلہ

کچھ عرصہ سے ملیشیا کے طول و عرض میں بھی مختلف عیسائی مشنوں نے اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کر دیا ہے۔ اور چینیوں کے علاوہ عیسائی مشنوں نے ملائی مسلمانوں کو بھی ہر طرح سے اسلام سے متنفر اور گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا یہاں کے عیسائی ہفتہ وار اور روزانہ اخبارات میں یہ خبر نہایت جلی حروف سے چھپتی رہی کہ ملایا میں دو سو ملائی مسلمان عیسائیت کی صداقت سے متاثر ہو کر عیسائی مذہب اختیار کر چکے ہیں۔ خاکسار نے اس خبر کی تصدیق کرانے کے بعد یہاں کے ملائی ڈیلی اخبار "اتوسن ملایو" میں ایک تفصیلی مضمون شائع کرایا جس میں عیسائیت اور اسلام کی تعلیم کا موازنہ کر کے اسلام کی برتری اور صداقت ثابت کی اور مسلمان [illegible] اور [illegible] کو افسوسناک ارتداد کے خطرہ سے آگاہ کر کے بیدار کیا [illegible] پادریوں کی طرف توجہ دلائی۔

نیز حکومت ملیشیا جس کا سٹیٹ مذہب اسلام ہے اس کو بھی توجہ دلائی گئی کہ جس علاقہ میں [illegible] ملائی بھائیوں کو مرتد کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اگر حکومت ہم احمدی مبلغین اور احمدیہ مشن سے تعلق رکھنے والے احمدی مسلمانوں کو اس علاقہ میں پہنچ کر اعلانیہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے کی سہولتیں بہم پہنچائے۔ اور امن عامہ کی برقراری وغیرہ کے سلسلہ میں ہم سے تعاون کرے۔ تو ہم نہ صرف اس علاقہ میں بلکہ ملیشیا میں ہر جگہ عیسائیت کے بڑھتے ہوئے اثر کا پُر امن اور علمی طریق سے پورا پورا ازالہ اور پادریوں کے جارحانہ حملوں اور اسلام کے خلاف بہتان و اعتراضات کا منہ توڑ اور مسکت جواب دینے کو تیار ہیں بلکہ جہاں تک موجودہ ملکی قوانین اور حالات ہمیں اجازت دیتے ہیں۔ ہم خدا کے فضل سے یہ کام باحسن طریق کر بھی رہے ہیں۔ تاہم غالباً ملک میں موجودہ سیاسی بحران اور ہنگامی حالات اور انڈونیشیا سے جنگی کشمکش کی وجہ سے حکومت اس معاملے کی اہمیت اور ضرورت کا احساس نہ کر سکی۔ اور اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ اپنی ظاہری مادی بے سرو سامانی کے باوجود خدا کے فضل اور اس کی مدد سے نہایت زور اور تندہی اور موثر طریق سے عیسائی پروپیگنڈا کا مقابلہ کر کے اسلام کی برتری ثابت کر [illegible] طرف سے جگہ جگہ خصوصاً [illegible] تبلیغی اڈوں میں پُر امن طریق سے اسلامی لٹریچر پھیلایا جا رہا ہے۔ چنانچہ اب ملائی [illegible] احمدی مبلغین کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکنے کی وجہ سے عیسائی

پادریوں نے سارے ملک میں یہ پالیسی اختیار کر لی ہے کہ احمدی مبلغین یا ان سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں سے گفتگو ہرگز نہ کی جائے۔ حتیٰ کہ اپنے مختلف چرچوں اور سوسائٹیوں کے ممبران کے کانوں میں بھی یہ ڈالا جا رہا ہے کہ احمدی جماعت سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے مذہبی گفتگو نہ کریں۔ تاہم طالبان حق پھر بھی ہماری باتیں سنتے اور ہمارا لٹریچر پڑھتے کر مطالعہ کرتے ہیں۔ اور بعض بذریعہ خط و کتابت بھی تحقیقات کر رہے ہیں۔

رسول اللہ صلعم کی شان میں گستاخی

ایک مرتبہ ایک پادری صاحب نے سمندر کے کنارے ایک پبلک لیکچر میں سوائے یسوع مسیح کے دنیا کے ہر فرد بشر کو اپنے مزعومہ موروثی گناہ کے ذریعہ گنہگار ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہوئے حضرت سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی گستاخی کی۔ اور حضور کو بھی نعوذ باللہ غیر معصوم قرار دیا۔ خاکسار نے اسی وقت قریباً ۱۰۰ افراد کی موجودگی میں ان کے موروثی گناہ کے عقیدہ پر بائیبل کی رو سے تنقید کی دو گھنٹہ بحث کی جس کے دوران حضور رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر گناہ سے پاک اور پاکوں کے سردار اور افضل الخلق ثابت کیا گیا۔

پادری صاحب نے جواب سے عاجز آکر یہ راہ اختیار کی کہ میں مقدس انجیل کی ہتک کر رہا ہوں۔ اور اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے یہ غلط الزام لگایا کہ احمدیہ لٹریچر میں مسیح اور بائیبل پر نہایت سخت اور ناجائز حملے کئے گئے ہیں۔ اور چونکہ میں بھی بائیبل کی غلط ترجمانی اور اس کے حوالہ جات کو غلط اور ہتک آمیز طور پر استعمال کر رہا ہوں۔ (باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے [illegible] آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبۂ جمعہ

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے رستہ کی طرف بلانا یقیناً رضائے الٰہی حاصل کرنے کا موجب ہے

اگر تم اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں مظفر و منصور کرے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج سے انچاس برس قبل کا ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۱۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ جو حضور نے آج سے انچاس برس قبل ۲۸ جنوری ۱۹۱۶ء کو ارشاد فرمایا تھا پرانے کاغذات میں سے ملا ہے جو کہ حضرت حافظ عبید اللہ صاحب شہید مبلغ ماریشس نے قلم بند فرمایا تھا۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی ربوہ اپنی ذمہ داری پر افادۂ احباب کے لئے شائع کر رہا ہے۔

(خاکسار محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا حال انچارج شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

سورۂ فاتحہ اور آیت

ولتکن منکم امۃ
یدعون الی الخیر و
یأمرون بالمعروف و
ینھون عن المنکر
واولٰئک ھم المفلحون
(سورہ آل عمران ع ۱۱)

کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کھوئی ہوئی چیز انسان کو جب ملے وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز ڈھونڈ کر لائے تو اسے ایسی خوشی ہوتی ہے کہ وہ ڈھونڈ کر لانے والے کو انعام دیتا ہے۔ پس کھوئی ہوئی چیز پر ضرور خوشی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح ناصری نے گناہ بخشنے کے متعلق یہ مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص تھا اس کے کچھ بیٹے تھے اس کا بہت مال تھا اس نے وہ مال سب بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور کہا کہ جاؤ کماؤ پیو اور اس روپیہ سے تجارت کرو باقی بیٹے تو کما کر لائے مگر ایک نے وہ سب مال کھا پی لیا اور بجائے کما کر لانے کے جو اصل تھا وہ بھی ضائع کر دیا اور آوارہ ہو گیا۔ آخر ایک جگہ جا کر اس نے ملازمت کر لی۔ ایک دن اسے خیال آیا کہ میں جو یہاں مصیبت میں پڑا ہوا ہوں۔ اور میری یہ حالت ہو گئی ہے میں اپنے باپ کے پاس کیوں نہ چلا جاؤں۔ کیونکہ جیسا میں یہاں کھاتا ہوں ایسا تو میرے باپ کے غلاموں اور ان جانوروں کو بھی مل جاتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں۔ جب وہ واپس آیا تو اپنے باپ کے نوکروں کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ ایک نوکر نے جا کر اس کے باپ کو خبر کی کہ تمہارا بیٹا جو چلا گیا تھا فلاں جگہ شرمندہ ہو کر بیٹھا ہے۔ باپ نے اسے بلایا جب وہ آیا تو اس کے باپ نے کہا کہ بچھڑا لاؤ میں قربانی کروں۔ اس کے دوسرے بھائیوں نے کہا کہ ہم تو مال کما کر لائے تھے ہمارے لئے تو تو نے قربانی نہیں کی اور جو مال کما کر نہیں بلکہ ضائع کر کے گھر آیا ہے اس کے لئے تو قربانی کرتا ہے۔ وہ کہنے لگا تم تو زندہ تھے مگر یہ میرے لئے اب زندہ ہوا ہے اس لئے اس خوشی میں بچھڑا کی قربانی کرتا ہوں۔ کیونکہ جو زندہ ہے وہ تو زندہ ہی ہے اس کا تو غم نہیں مگر جو مر کر زندہ ہوا اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ ایسے ہی اگر انسان کی محنت سے کمائی ہوئی چیز کھوئی جائے اور وہ گم ہو کر پھر مل جائے تو اسے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ انسان کے جس قدر جذبات ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفات کے ظل ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ میں وہ صفات زیادہ عظمت و شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہیں اور انسان میں کم۔ جب انسان بھی اپنی کھوئی چیز پر انعام دیتا ہے تو اگر خدا تعالیٰ کی کھوئی ہوئی چیز کوئی اس کے پاس ڈھونڈ کر لادے تو وہ تو اسے یقیناً بڑا انعام دے گا۔

مفلحون کہہ کر یہ بتایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے مذہب کی طرف لانیوالے ہوں گے وہ بڑے انعام پائیں گے۔ دوسرے گم شدہ وہ لوگ ہیں جو دین سے جاہل ہیں دین کو چھوڑنے والے اور انبیاء کی مخالفت کرنے والے قرآن کریم کو چھوڑنے والے ہیں۔ پس جو خدا کی گمشدہ مخلوق کو خدا تعالیٰ کے پاس لاتا ہے خدا تعالیٰ ضرور اسے بڑے بڑے انعام دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی سفر پر جاتے وقت بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایک روح بھی تیرے ذریعہ سے ہدایت پا جائے تو تو دنیا و مافیہا کی سب نعمتوں سے یہ بہتر ہوگا۔ دنیا کی نعمتیں تو محدود اور ایک خاص وقت تک ہی ہیں۔ لیکن جب خدا تم سے راضی ہو جائے گا تو یقیناً غیر محدود نعمتیں غیر محدود زمانہ تک تمہیں ملیں گی جو خدا کی تعلیم سے بھاگنے والوں کو واپس خدا کی طرف لائیں گے خدا تعالیٰ ان کو یقیناً کامیاب اور مظفر و منصور کرے گا۔ وہ کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوں گے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ ایک باپ کا اگر چھوٹا بچہ بھی جس کے اطوار بھی اچھے اور مضبوط نہ ہوں گم ہو جائے اور پھر اسے مل جائے تو اسے کس قدر خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی بندہ کے راہ راست پر آجانے سے خدا تعالیٰ کو بھی بہت خوشی ہوتی ہے پس قومی ترقی کے لئے اصلاح و ارشاد بڑا ذریعہ ہے بلکہ یہ ترقی حاصل کرنے کا بڑا عجیب ذریعہ ہے۔ ایک تو یہ مصائب کو ٹال دیتا ہے۔ اور دوسرے یہ سود در سود ہو کر واپس ملتا ہے۔ جب لوگوں کو فائدہ ہی فائدہ ہے تو ان کا مال بڑھتا ہی ہے کم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو ترقی اور فائدہ خدا کی طرف سے آتا ہے وہ تو ستر گنا سے کے قریب ہوتا ہے اس سے پہلی بات تو یہ ہوگی کہ جماعت بڑھے گی۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کو اور بڑھاؤں گا۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے رستہ کی طرف لانا اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جن قوموں نے اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیا وہ کبھی ذلیل و رسوا نہیں ہوئیں بلکہ وہ کامیاب اور مظفر و منصور ہی ہوتی ہیں جب خدا تعالیٰ ترقی کا وعدہ کرتا ہے تو پھر اور کون اسے روک سکتا ہے

اس وقت ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں پہنچانے کا ذمہ لیا ہے لیکن ہماری جماعت میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ لوگ ہماری بات کو نہیں سمجھتے اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اس راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں بلکہ اس آیت میں یہ بھی فرمایا یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف یعنی ان کی کوششیں کامیاب ہوتی ہیں اور ان کو ان کی کوششوں کا بدلہ دیا جاتا ہے خواہ کوئی مسلمان ہو یا نہ ہو مانے یا نہ مانے اس آیت میں یہ الفاظ نہیں کہ اگر کوئی مسلمان ہی تو تب تمہیں بدلا دیا جائے گا بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوشش کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا خواہ کوئی اس کی بات کو مانے یا نہ مانے۔

ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جن کے ذریعہ سلسلہ میں لوگ بڑھتے ہیں۔ اکثر حصہ وہ ہے جو اس کام میں پوری طرح اپنا فرض ادا نہیں کرتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دوسروں کا کام ہے۔ بعض ایسے ہیں کہ جن کے ذریعہ ایک بھی جماعت میں نہیں آیا۔ بلکہ ۸۰ فیصدی ایسے لوگ ہوں گے جن کے ذریعہ کوئی فرد بھی سلسلہ میں نہیں آیا۔ لیکن جو کوشش کرتے ہیں۔ ان کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اولٰئک ھم المفلحون

وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ میں جب خلیفہ ہوا مجھے یہ افسوس ہوا کہ میں نے ارادہ کیا ہوا تھا کہ دنیا میں پھر کر لوگوں کو ہدایت کی دعوت دوں گا۔ اب خلافت کی وجہ سے یہ کام تو ہو نہیں سکتا۔ انہی ایام میں خدا تعالیٰ نے ایک عیسائی نوجوان کو بھیج دیا۔ کئی دن تک بحث ہوتی رہی۔ آخر خدا تعالیٰ نے اسے مسلمان بنا دیا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھایا کہ یہ

ضروری نہیں کہ باہر ہی جا کر لوگوں کو سمجھایا جائے۔ جہاں ہم کسی آدمی سے کام لینا چاہتے ہیں وہیں لے سکتے ہیں گو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے مگر ترقی کی رفتار بہت ہی سست ہے ابھی وہ برکات نازل نہیں ہوئیں کہ جن کی وجہ سے فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوں۔

مجھے یہ تحریک اس لئے ہوئی کہ ایک انگریز نے ایک رسالہ لکھا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جماعت تو اسلامی سمندر میں ایک کیڑا سے برابر ہے۔ واقعی میں اس کی یہ بات صحیح ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم ایک قطرہ کی طرح ہیں۔ مگر بعض وقت ایک قطرہ زہر اثر تمام پانی پر ڈال دیتا ہے۔ مثلاً سنکھیا ہی ہے۔ کتنی تھوڑی چیز ہے مگر اس کا تھوڑا سا کھا لینا بھی انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور کثرت سے اس قسم کی زہریلی دوائیں ہیں کہ تنکے کے اوپر جس قدر رہ جاتا ہے۔ وہی کھاتے ہیں۔ اگر اس سے زیادہ کھایا جائے تو بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ پھر ایک دیا سلائی کتنی چھوٹی سی چیز ہے مگر تمام جنگل کو جلا دیتی ہے اور شہروں کو خاک سیاہ کر سکتی ہے۔ پھر ہمارے لئے تو خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں اور بڑے بڑے وعدے بھی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح دمشق کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ تعبیر نامہ میں مشرق کی طرف جانا یا مشرق سے آنا ترقی کی علامت ہوتی ہے۔ اس سے یہ مطلب تھا کہ اسلام کی ترقی ہوگی۔ چونکہ روحانیت ان لوگوں سے نکل گئی ہوگی۔ وہ آ کر ان میں روحانیت پیدا کر دیں گے۔ اور پھر تلوار سے نہیں بلکہ دلائل سے فتح یاب ہوں گے۔ دراصل اس پیشگوئی کا مطلب یہی تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہر الفاظ کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی۔

پس صداقت کے مدعیوں کو ہمت و استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ جب یہ وعدے ہیں کہ لوگ مانیں گے۔ تو پھر ہمیں چاہیئے کہ اس پیشگوئی کے ظاہری اور باطنی لفظوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جو یہاں ہیں اگر وہی اصلاح و ارشاد کا کام پوری طرح سر انجام دیں۔ اور ہماری جماعت کا ہر فرد اس کوشش میں رہے کہ میں ایک آدمی کو سچا مسلمان بنا دوں گا۔ تو اس طرح جماعت بہت جلد دگنی ہو سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جس شخص نے شطرنج کی کھیل نکالی تھی۔ وہ بادشاہ کے پاس اسے تحفۃً لے گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے لاکھ روپیہ دے دو۔ اس نے کہا حضور میں لاکھ نہیں لیتا۔ آپ شطرنج کے خانوں میں اس طرح روپیہ رکھیں کہ پہلے خانہ میں ایک روپیہ دوسرے میں دو تیسرے میں تین حتیٰ کہ یہ تمام خانے پُر ہو جائیں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس پاگل کو سمجھاؤ کہ اس طرح تمہیں نقصان ہوگا۔ خیر اس نے اس کی تجویز مان لی۔ اور خزانچی کو کہا کہ تم ہر خانہ میں پہلے سے دگنا رکھتے جاؤ۔ وہ رکھتا گیا رکھتے رکھتے اس روپیہ کی تعداد لاکھوں سے بھی بڑھ گئی۔ خزانچی نے بادشاہ کو کہا کہ حضور خزانہ تو خالی ہو گیا ہے اور ابھی خانے پُر ہونے باقی رہتے ہیں۔ پس یہ بالکل صحیح بات ہے کہ اگر ایک احمدی اپنے ساتھ ایک آدمی لائے پھر جو آنے والا ہے وہ کسی اور کو لائے تو اس طرح ہزار سے دو ہزار اور دو ہزار سے چار ہزار اسی طرح کروڑوں تک تعداد پہنچ سکتی ہے صرف اخلاص اور محبت کی ضرورت ہے۔ جب تک اخلاص نہ ہو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جس میں اخلاص ہوگا وہ خود بخود کوشش کرے گا۔ جیسا خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوں گے۔ تو تم کیونکر ناکام ہو سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ ہمارے مردوں، عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں میں یہ جوش اور یہ اخلاص پیدا کرے۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۱۲ ⁄ ۶۵)

”ناروا الزام“

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

مولوی صدر الدین صاحب امیر قوم پیغام لاہور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر اپنے خطبات جمعہ میں دو ناروا الزام لگائے ہیں:-

ایک تو یہ کہ آپ ”اسمہٗ احمد“ میں احمد کا مصداق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں سمجھتے۔

دوم یہ کہ خانہ کعبہ کی بربادی چاہتے ہیں جس کی پاداش میں وہ ابرہہ اور لارڈ بکھنر کی طرح معذب ہیں۔

(۱) کے جواب میں گذارش ہے کہ امیر پیغام کا یہ کہنا سراسر غلط اور نہایت درجہ فتنہ انگیزی اور کذب پر مبنی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر صغیر دیکھیں جس میں حضور نے صاف رقم فرمایا ہے کہ

مبشرًا برسول یاتی من
بعدی اسمہٗ احمد

کے بلا واسطہ مصداق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور بالواسطہ مسیح موعود علیہ السلام جن کا ذکر اگلی سورت جمعہ میں ہے۔ علاوہ ازیں حال ہی میں ان کے مسلمہ عالم شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے لکھا ہے کہ مسیح موعود اور حضرت نبی کریم ایک ہی وجود ہیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ محمد آپ کا اصلی اور جلالی نام ہے اور احمد صفاتی نام۔ مجرد اسم احمد کا ظہور حضرت مسیح موعودؑ کی ذات میں ہوا۔ چنانچہ آپ احمد کے نام پر بیعت لیتے تھے۔ نیز لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق مفسرین نے بتائی ہے۔ اس سے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے موقف کی تائید ہوتی ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کے متعلق امیر صاحب اہل پیغام کا حضور پر مذکورہ الزام لگانا محض شر انگیزی ہے۔ اس کے برعکس جو حقیقت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ خانہ کعبہ کو ساری احمدی جماعت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مبارکاً اور مثابۃ للناس صدق دل سے سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں جبھی خود حضور نے بھی حج کیا۔ اور ہر سال احمدی حج کا فریضہ بجا لانے کے لئے خانہ کعبہ کا قصد کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی سال جناب قمر صاحب سائیکل سیاح نے خود بھی حج کیا اور دو درجن احمدی حاجیوں سے اس جگہ مقامات مقدسہ میں ملاقات کی ۔۔۔ باقی رہا چاہ تیوں سے دودھ خشک ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہاں اشاعت اسلام کا کام بطریق سابق نہیں ہو رہا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور حضور کے فیضان سے فیضیاب مسیح موعودؑ کو مقرر فرمایا جو روحانی دودھ تقسیم کر رہا ہے۔ اگر تقویٰ اور خدا ترسی مدنظر ہو تو یہ ایسی بدیہی باتیں ہیں کہ الزام دہندہ والے کو خود ہی اس الزام تراشی پر شرمندہ ہونا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ عداوت محمود میں یہ لوگ سرتاسر حق و صداقت کی باتوں کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں اور محض عوام کو ورغلانے اور شر انگیزی کے لئے بے حقیقت باتیں آئے دن کہتے رہتے ہیں!! خدا ان کو ہدایت دے آمین ۔۔۔ اکمل +

اہلِ پیغام سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۹۲۴ء کے سفرِ لندن کی نظم سے

اہلِ پیغام! یہ معلوم ہوا ہے مجھ کو
بعض احباب جفا کیش کی تحریروں سے

میرے آتے ہی اِدھر تم پہ کھلا ہے یہ راز
تم بھی میدانِ دلائل کے ہو رَن بیروں سے

آز ماتش کیلئے تم نے چُنا ہے مجھ کو
پُشت پر ٹوٹ پڑے ہو مری شمشیروں سے

حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
وہ بچائے گا مجھے سارے خطا گیروں سے

میری نیت میں لگا لو جو لگانا ہو زور
تیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے

پھر بھی مغلوب رہو گے تم تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے

(کلام محمودؔ)

جلسہ سیرت النبی صلعم

تمام جماعتیں ۱۲ر جولائی کو سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کریں

جملہ عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں مورخہ ۱۲ر جولائی کو سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کریں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت مناقب جلیلہ اور حالاتِ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے تا کہ اہلِ ملک کے دلوں میں اسلام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جذبہ محبت و عقیدت پیدا ہو۔ اور ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں باہم محبت و اتحاد کو فروغ حاصل ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سوالات اور ان کے مختصر جواب

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

قرآن مجید منابلہ سوالات سے بھرا پڑا ہے [illegible] کا جواب [illegible] سوالات طویل بھی ہوسکتے ہیں اور مختصر بھی۔ قرآن مجید کا اعجاز [illegible] جب میں [illegible] کا ایسا بے مثال طریق اختیار [illegible] فرمایا ہے [illegible] کی [illegible] سیح [illegible] کی نسبت [illegible] جواب [illegible] قرآن جواب دیتا ہے [illegible] رب کے حکم [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کرتے ہیں [illegible] قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا [illegible] کیا گیا [illegible] منتہیٰ [illegible] ربی [illegible] حتیٰ تکلیف [illegible]

قرآن حکیم کے اس [illegible] اسلوب [illegible] حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پُر حکمت فرمان ہے کہ خیر الکلام ما قلّ و دلّ۔ یہ ارشاد نبوی علم و عرفان کی منزل تک پہونچنے کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے پیش نظر بعض اہم سوالات کے مختصر جوابات پیش کئے جارہے ہیں۔ (دوست محمد شاہد)

سوال۔ اسلام اور اشتراکیت کے نظاموں کا موازنہ کیجئے۔

جواب۔ [illegible] اشتراکیت کی آخری منزل ہے مگر اسلامی نظام حکومت کا پہلا زینہ۔

سوال۔ نبوت وہبی ہے یا اکتسابی؟

جواب۔ نبوت موہبت ہے مگر اکتساب عمل کے بعد ملتی ہے۔

سوال۔ قرآن مجید میں بظاہر کوئی ترتیب دکھائی نہیں دیتی۔

جواب۔ آسمان کے ستارے اور سیارے بھی مادی آنکھ کو منتشر اور پراگندہ ہی نظر آتے ہیں۔ مگر فلکیات کے ماہرین سے پوچھئے کہ کیا حقیقت ہے۔

سوال۔ کیا داڑھی جزو اسلام ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اسلام میں فرض داڑھی ہے۔

سوال۔ حضرت مسیح موعودؑ خلیفۃ الرسول تھے یا خلیفۃ اللہ؟

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے آپ کو خلیفۃ اللہ کا منصب حاصل تھا۔ بہرحال ان میں تضاد نہیں اور ایک لحاظ سے یہ دونوں عہدے حضرت ہارون کی شخصیت میں بھی جمع ہیں۔

سوال۔ معراج کیا ہے؟

جواب۔ رسالت و نبوت کا آخری مقام [illegible] بزرگ [illegible] مختصر

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے [illegible]

جواب۔ قرآن مجید میں مقدر کے لئے دونوں لفظ مستعمل ہیں۔ لہٰذا حضور کو نورانی بشر کہیئے صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۔ آپ "وفات مسیح" کی بجائے "صداقت مرزا صاحب" سے گفتگو کا آغاز کیوں نہیں کرتے۔

جواب۔ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی سچائی کا پہلا اور بنیادی ثبوت حضرت مسیح ناصری کی وفات ہے۔

سوال۔ دنیا کے کمزور مسلمان طاقتور عیسائی حکومتوں پر کیسے غالب آسکیں گے۔

جواب۔ جیسے ابابیل نے اصحاب الفیل کو پاش پاش کر دیا تھا۔

سوال۔ کیا تقدیر مبرم بھی ٹل سکتی ہے؟

جواب۔ واللّٰہ غالبٌ علیٰ امرہٖ (قرآن مجید)

سوال۔ کلمہ طیبہ میں توحید کے ساتھ رسالت محمدیہ کو شامل کرنے کی کیا حکمت ہے

جواب۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ ہم اس خدا کی وحدانیت پر ایمان لاتے ہیں۔ جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔

سوال۔ حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کی نسبت آپ کا نظریہ کیا ہے؟

جواب۔ دونوں آسمان روحانیت کے روشن چاند تھے۔ اول الذکر تیرھویں رات جب طلوع ہوئے اور مؤخر الذکر چودھویں رات [illegible]

سوال۔ تحریک احمدیت اور تحریک اہلحدیث میں کتنا فرق ہے؟

جواب۔ اتنا ہی جتنا بریلی اور قادیان کا فاصلہ۔ یعنی اہلحدیث بزرگ مجددین اسلام کے قافلہ کو بریلی تک آنا تسلیم کرتے ہیں اور ہم قادیان کی سرزمین تک۔

سوال۔ عرش کیا ہے؟

جواب۔ خدا کی [illegible] صفت کا دربار انوار مقام اور قلب محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

سوال۔ ظلی نبوت کی تعریف کیا ہے۔

جواب۔ فیض محمدؐی سے وحی پانا۔

سوال۔ احمدیوں کے نظریۂ جہاد پر روشنی ڈالئے۔

جواب۔ دشمنان اسلام کے مقابل ویسی ہی تیاری کریں جیسی وہ کرتے ہیں۔ اور تلوار کا دفاع تلوار سے کرنا (حقیقۃ المہدی)

سوال۔ واللّٰہ سریع الحساب کی تفسیر کیا ہے؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے جب حساب لینے کا فیصلہ فرما لیا ہے تو دنیا کی کوئی بڑی سی بڑی حکومت یا طاقت اس کی تنفیذ میں مزاحم نہیں ہوسکتی۔

سوال۔ تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ کونسا ہے؟

جواب۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا (حدیث)

سوال۔ کیا قرآن مجید میں مہدی کا ذکر موجود ہے

جواب۔ آیت استخلاف میں جن خلفاء کے ظہور کی پیشگوئی ہے ان ہی سے ایک کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلیفۃ اللہ المہدی رکھا ہے۔

سوال۔ کیا خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے؟

جواب۔ سب انبیاء آنحضرتؐ کے خاتم النبیین بننے کے بعد ہی مبعوث ہوئے

سوال۔ نبوت، رسالت اور امامت میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ یہ تینوں دراصل مقام ماموریت ہی کے تین پہلو ہیں۔ مامور کو وحی پانے کی رو سے نبی دنیا کی طرف مبعوث ہونے کے لحاظ سے رسول اور پیشوا و مقتدا ہونے کے لحاظ سے امام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

سوال۔ تحریک احمدیت کے علم کلام کا خلاصہ بتایئے۔

جواب۔ اسلام کا خدا زندہ ہے۔ اسلام کی کتاب زندہ ہے اور اسلام کا رسول زندہ ہے۔

سوال۔ قرآن مجید کا خلاصہ کیا ہے۔

جواب۔ قرآن کا خلاصہ سورۂ فاتحہ اور فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ کی ب

سوال۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے [illegible] سال کی مدت بہت تھوڑی نہیں ہے

جواب۔ چودہ سو [illegible] تک جو کیا [illegible] تین صدیاں اور [illegible]

سوال۔ آپ غیر از جماعت [illegible] کو کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔ میرے نزدیک ہر کلمہ گو اسلامی ریاست کا دستوری و قانونی اصطلاح میں مسلمان ہے۔ اور باقی سب غیر مسلم! البتہ بقول اکبر الٰہ آبادی

مسلمان تو وہ ہیں جیسے مسلمان ختم باری ہیں
کروڑوں یوں تو کہنے کو ہوئے مردم شماری ہیں

سوال۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نگاہ میں آپ کا سب سے بڑا اعزاز کیا تھا۔

جواب۔ غلام احمد ہونا۔

سوال۔ کیا آپ ہمارے [illegible] پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔

جواب۔ بسر و چشم بشرطیکہ آپ عصر حاضر کے امام کی اقتداء قبول فرمائیں۔

سوال۔ کیا آپ نے شہادت حسین علیہ السلام کا غم بھی محسوس کیا ہے؟

جواب۔ سید الشہداء اور جگر گوشۂ رسول کی شہادت کا غم کس بدبخت اور شقی کو نہ ہوگا۔ حسینؓ کے نانا کے دین کے لئے بھی اپنے دل میں کچھ [illegible] غم پیدا کیجئے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین
(مسیح موعودؑ)

سوال۔ کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے

جواب۔

یہی فرماتے ہیں تیغ سے پھیلا اسلام
یہ نہ ارشاد ہوا توپ سے کیا پھیلا ہے

سوال۔ کیا اسلام اور سیاست ایک چیز ہے۔

جواب۔ اسلام نے شعبہ حیات کے جن بے شمار مسائل میں راہنمائی فرمائی ہے ان میں سیاست بھی شامل ہے۔

سوال۔ [illegible]

ہے تجھی چرخ چہارم پہ بنائے قادیاں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اس مصرعہ کا کیا مفہوم ہے۔

جواب۔ مسیح ناصریؑ کی امت کا عروج و اقبال چوتھے آسمان تک ہوا مگر مقدر یہ ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کی ترقیات کا آغاز ہی چرخ چہارم سے ہوگا۔ انشاء اللہ۔

سوال۔ کیا ہر دعا قبول ہوتی ہے۔

جواب۔ خدا تعالیٰ کا سلوک اپنے بندوں سے دوست کی طرح ہوتا ہے کبھی وہ اپنے دوست کی بات مانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے۔ تاہم دعا کرنے والا ہر حال میں ثواب و برکت سے ضرور حصہ پاتا ہے۔

سوال ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو آسمان پر اٹھا لینے پر قادر نہیں ہے؟

جواب ۔ وہ خدا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو مسیح بنا سکتا ہے وہ خود مسیح کو بھی آسمان پر بٹھا دینے کی یقیناً قدرت رکھتا ہے مگر قدرت اور چیز ہے اور اس کا ظہور اور چیز۔

سوال ۔ اتمام نعمت کے بعد نبوت کیسی؟

جواب ۔ قرآنی اصطلاح میں اتمام نعمت کے معنے نبی بنانے کے بھی ہوتے ہیں دیکھئے (سورۂ یوسف ع ۱)

سوال ۔ نبی کسی کا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

جواب ۔ "النبی الامی" کا تاج ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے صرف ہمارے آقا و مولیٰ حضرت رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو پہنایا گیا ہے۔

سوال ۔ ثابت کیجئے کہ مردے اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتے۔

جواب ۔ اگر رجعت موتیٰ کا نظریہ صحیح ہوتا تو قرآن مجید جیسی مکمل کتاب میں اللہ تعالیٰ کوئی مستقل نظام وراثت ہی فرد در مبین فرما دیا جاتا۔

سوال ۔ انسان کامل کے معنے کیا ہیں؟

جواب ۔ جس کا ہر کام خود بخود ہو جائے مگر دوسروں کا کوئی کام اس کے بغیر نہ ہو سکے

سوال ۔ اردو کے مستقبل کی نسبت آپ کیا خیال رکھتے ہیں

جواب ۔ نہایت روشن نہایت درخشندہ! چنانچہ حضرت میر دردؒ کی پیشگوئی ہے "اے اردو گھبرانا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے خوب پھلے پھولے گی اور پروان چڑھے گی ...... اور ہمارا یہ ہندوستان کی زبان مانی جائے گی"

(میخانہ درد ص ۱۳)

سوال ۔ کیا نور محمدؐ کی ابتداء آفرینش سے ہے؟

جواب ۔ اگر پوری کائنات کو دائرہ سے تشبیہہ دی جائے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کا مرکزی نقطہ ہیں اور یہ بات جیومیٹری کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ دائرہ معرض وجود ہی نہیں سکتا جب تک کہ پہلے مرکزی نقطہ فرض کر لیا جائے۔

سوال ۔ مسئلہ وحدت الوجود کی نسبت قرآنی نظریہ بتائیے۔

جواب ۔ [illegible]

اور ہے "العالمین" اور۔

سوال ۔ وضعی حدیثوں کی وجہ سے صحیح حدیثوں کا انتخاب بھی اٹھ جاتا ہے۔

جواب ۔ پتھر اور کنکر دیکھ کر لعل و جواہر کو بھی پھینک دینا عقلمندی نہیں۔

سوال ۔ ابلیس کون تھا؟

جواب ۔ حضرت آدمؑ کے زمانے کا فرعون۔

سوال ۔ ابلیس کب شیطان کے نام سے موسوم ہوا؟

جواب ۔ جب اس کی برائی اپنی ذات سے نکل کر معاشرے میں پھیلنی شروع ہو گئی۔

سوال ۔ حضرت مسیحؑ کا یروشلم سے سرینگر پہنچنا افسانہ معلوم ہوتا ہے۔

جواب ۔ کیا کشمیر آسمان سے بھی دور ہے کہ آپ آسمان پر تشریف لے جا سکتے تھے مگر کشمیر میں نہیں آ سکتے تھے۔

سوال ۔ (حضرت) مرزا صاحب نے امت میں ایک نئی جماعت کی بناء رکھی ہے۔

جواب ۔ یوں کہیئے کہ حضور کی بعثت کے وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت تھی ہی نہیں آپ کے طفیل ایک جماعت قائم ہو گئی ہے جو اسلام کی کماحقہ خدمات بجا لا رہی ہے۔

سوال ۔ احمدی ہونے کے بعد مجھے اپنے عزیزوں سے قطع تعلقی کا خطرہ ہے

جواب ۔ پھولوں کو گلدستہ بننے کے لئے اپنے ماحول کی قربانی کرنا ہی پڑتی ہے۔

سوال ۔ آپ حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب معجزات کو ظاہر پر کیوں محمول نہیں کرتے۔

جواب ۔ حضرت مسیحؑ عموماً تمثیلوں میں کلام فرماتے تھے اور قرآن مجید نے کمال فصاحت و بلاغت سے ان کے اسلوب کو قائم رکھا ہے۔

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب جماعت بنائے بغیر بھی تبلیغ اسلام کر سکتے تھے۔

جواب ۔ کمانڈر انچیف کو فوج تیار کئے بغیر جنگ پر بھیجا جا سکتا ہے جو بھرتی ہو چکے ہوں۔

سوال ۔ وقار عمل کا آغاز کب ہوا۔

جواب ۔ تقریباً چار ہزار سال قبل جبکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی۔

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب کے کس کس دعوے کو تسلیم کیا جائے۔

جواب ۔ آپ حضور کو مامور من اللہ مان لیجئے۔

سوال ۔ حدیث "لو عاش ابراہیم..." [illegible]

لوگ اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیتے ہیں۔

جواب ۔ جب اس سے انکار نہیں کہ حضرت خضرؑ کوئی بزرگ اس زمانے میں بھی موجود نہ ہوں تو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ وہ خضر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عالم کشف میں نظر آئے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال ۔ کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے

جواب ۔ میرے نزدیک تو کوئی شریف آدمی بھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔

سوال ۔ شق القمر کا معجزہ ظاہری تھا یا کشفی۔

جواب ۔ ظاہری بھی اور کشفی بھی۔ ظاہری اس لئے کہ دنیا نے اس کا نظارہ عالم ظاہر میں دیکھا اور کشفی اس لئے کہ اس کا وقوع خدا کے کشفی قانون کے تحت ہوا اور اس کی تعبیر تھی زمانہ جاہلیت کے عربوں کی حکومت کا خاتمہ۔

سوال ۔ جب دستور حیات مکمل ہے تو آئندہ کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟

جواب ۔ جب مکمل قانون کی ایک ایک دفعہ پر ۲۷ دلائل آ جائیں تو آسمانی جج کے بغیر فیصلہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

سوال ۔ احد کون ہے؟

جواب ۔ الوہیت میں اللہ تعالیٰ (جل شانہ) اور عبودیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سوال ۔ اسم محمدؐ میں کیا حکمت ہے؟

جواب ۔ اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ بالآخر ساری دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد کے ترانے گائے جائیں گے

سوال ۔ احمد کون ہے؟

جواب ۔ صفت احمدیت کے مظہر اتم اور خدا تعالیٰ کے سب سے کامل ہونے کے لحاظ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی سب سے زیادہ تعریف کرنے کے لحاظ سے آپ کے خادم حضرت مسیح موعودؑ۔

سوال ۔ مسئلہ نبوت میں آپ کا فریق لاہور سے اختلاف ہے؟

جواب ۔ ہم دونوں ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مسیح موعود اور کثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف مانتے ہیں۔ فریق لاہور کی نگاہ میں یہ مقام محدثیت ہے اور اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہم اس کا نام نبوت رکھتے ہیں۔

سوال ۔ تیسری جنگ عظیم کا نتیجہ کیا ہو گا۔

جواب ۔ خوب کھیل جائیگا لوگوں پر کہ کس کی [illegible] پاک محمدؐ ہے [illegible] ہے

سوال ۔ [illegible]

جواب ۔ تلاوت قرآن مجید

سوال ۔ معجزہ انی من الطین و [illegible] من الحی کی وضاحت کریں۔

جواب ۔ مثلاً ولید سے حضرت خالد جیسے فاتح اور مجاہد پیدا ہوئے اور حضرت معاویہؓ سے یزید جیسا دشمن اسلام و اہلبیت۔

سوال ۔ اگر خدا موجود ہے تو وہ آنکھ سے نظر کیوں نہیں آتا۔

جواب ۔ اس صورت میں وہ محدود ہو جائے گا اور جو محدود ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا

سوال ۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی ظلی نبی نہیں ہوا۔

جواب ۔ اس لئے کہ خدا نے نبوت کے حصول کو قبل ازیں کسی رسول کی اطاعت سے مشروط قرار نہیں دیا۔ اور نہ کسی نبی نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے فلاں نبی کے فیض سے مقام نبوت ملا ہے۔

سوال ۔ مسئلہ قتل مرتد عقل کے منافی کیوں ہے؟

جواب ۔ اس لئے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ اسلام منافقت کو تو پسند کرتا ہے مگر اعلانیہ کفر کو گوارا نہیں کرتا حالانکہ یہ صریحاً غلط ہے۔

سوال ۔ مقام رشک کیا ہے؟

جواب ۔ دعا

سوال ۔ درازی عمر کا نسخہ بتایئے۔

جواب ۔ خدمت دین۔

سوال ۔ اطمینان قلب کا ذریعہ کیا ہے

جواب ۔ ذکر الٰہی

سوال ۔ مومن کا سب سے بڑا خطاب کیا ہے۔

جواب ۔ عبداللہ یعنی خدا کا بندہ

سوال ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا مطمح نظر دوسروں کے مقابل کیا ہے

جواب ۔ دوسرے مسلمان حضرت عیسےٰؑ کو امتی بنانا چاہتے ہیں اور آپ ہماری امت کو عیسیٰ۔

سوال ۔ معراج روحانی ہے یا جسمانی؟

جواب ۔ معراج ایک لطیف روحانی جسم کے ساتھ عین حالت بیداری میں ہوا۔

سوال ۔ تقوےٰ کے معنے کیا ہیں؟

جواب ۔ باریک در باریک گناہ سے بچنا

سوال ۔ فلاسفر اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب ۔ فلاسفر کہتا ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہونا چاہیئے مگر نبی بتاتا ہے کہ خالق ہے۔

سوال ۔ مذہب اور سائنس کا باہمی کیا تعلق ہے؟

جواب ۔ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس اس کا فعل۔

[illegible] (باقی)

مسیح علیہ السّلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے

ایک مشہور برطانوی ڈاکٹر کی جدید تحقیق اور اس کا ردِّ عمل

پچھلے دنوں برطانیہ میں ایک عجیب غریب واقعہ ہوا جس نے ملک بھر کے مذہبی حلقوں میں ایک تہلکہ سا مچا دیا۔ یہ واقعہ اور اس کے ردِ عمل کے طور پر ظاہر ہونے والا ہنگامہ اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سلسلہ احمدیہ کی حقانیت کے ایک زبردست ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہُوا یوں کہ وہاں کے ایک نامی گرامی طبی ماہر نے امراضِ غشی کے تعلق میں اپنے ذاتی تجربہ اور جدید تحقیق کی بنا پر اس حتمی اور یقینی رائے کا اظہار کیا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ ان پر اس وقت محض غشی کی حالت طاری ہو گئی تھی جو موت کے مشابہ تھی۔ فی الاصل وہ زندہ ہی تھے۔ اور زندہ حالت میں ہی صلیب پر سے اتارے گئے تھے۔ انہوں نے اپنی اس رائے اور نظریہ کو صرف اپنے اور اپنے احباب تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ اس پر مشتمل ایک مضمون بھی وہاں کے مشہور اخبار "سنڈے ٹائمز" میں شائع کرا دیا۔ مضمون کا شائع ہونا تھا کہ ملک کے مذہبی حلقوں میں ایک شور پڑ گیا۔ اس کی تردید اور تائید میں مضامین اور بیانات شائع ہونے شروع ہو گئے۔

اس ہنگامہ کی صدائے بازگشت شمالی امریکہ بھی پہنچی۔ چنانچہ اس تہلکہ انگیز مضمون اور اس کے شدید ردِ عمل پر کینیڈا کے اخبار ٹورانٹو ڈیلی سٹار (TORANTO DALY STAR) میں ایلن سپرگیٹ (ALLEN SPERGGETT) نامی کالم نویس کا ایک تفصیلی نوٹ شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے اس برطانوی ڈاکٹر کے نظریہ پر روشنی ڈالنے کے علاوہ اس امر کا بھی ذکر کیا کہ ابتدائی زمانہ کا ایک مسیحی فرقہ بھی اسی نظریہ کا حامل تھا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے یہ بھی لکھا کہ یہ نظریہ اسلام کے بھی عین مطابق ہے۔ کیونکہ قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ صلیب پر مسیح علیہ السلام کی موت واقع نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ ان کی حالت اس وقت ایک وفات یافتہ انسان کی سی ہو گئی تھی۔ ایلن سپرگیٹ کا یہ نوٹ بہت دلچسپ اور خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ہم اس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"کیا فی الواقع صلیب پر مسیح کی موت واقع ہو گئی تھی۔ اس سوال کے جواب میں ایک برطانوی ڈاکٹر نے اپنا یہ نظریہ شائع کر کے کہ —— مسیح صلیب پر نہیں مرا تھا اس لئے وہ مر کر جی نہیں اٹھا —— برطانیہ میں غیظ و غضب کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔

اس سنڈ پر سینٹ تھامس ہسپتال لندن میں امراضِ غشی کے خصوصی ماہر ڈاکٹر جے۔ جی بورن (DR. J. G. BOURN) نے حال ہی میں وہاں کے اخبار سنڈے ٹائمز میں اپنے خیالات پیش کئے ہیں۔ ڈاکٹر بورن ایک راسخ العقیدہ عیسائی کے طور پر مشہور ہیں۔ انہوں نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ صلیب پر لٹکنے کے دوران مسیح پر ایک قسم کی غشی طاری ہو گئی تھی اور جب اسے قبر میں رکھا گیا تھا تو وہ مُردہ نہیں تھا۔

اُنہوں نے اپنے اس نظریہ کی بنیاد غشی کے بعض مریضوں کے گہرے معائنہ اور تجربہ پر رکھی ہے۔ ان مریضوں پر بعض دواؤں کے ذریعہ بیہوشی طاری ہو گئی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض مریضوں کو سیدھا کھڑا کر کے بیہوش کیا گیا۔ ان میں سے بعض غشی اور سکتہ کی حالت میں نصف گھنٹہ رہے بعض کی یہ حالت کئی گھنٹے اور بعض کی ایک یا دو دن تک جاری رہی اور ایک مریض اسی حالت میں مسلسل دو ہفتہ رہا تب کہیں جا کر اسے ہوش آیا۔

مسیح کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر بورن نے لکھا ہے —— ہو سکتا ہے کہ مسیح کی صلیبی موت پر اعتراض کرنے والے کو بے دینی سے تعبیر کیا جائے۔ لیکن ایسی وجوہ موجود ہیں جن کی بناء پر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ فی الحقیقت صلیب پر لٹکی ہوئی حالت میں مسیح پر غشی طاری ہو گئی تھی اور یقین یہ کر لیا گیا کہ اس کی موت واقع ہو گئی ہے۔ بعد ازاں ان کی غشی کی وہ حالت دور ہو گئی۔ اور وہ باقاعدہ ہوش میں آ گئے۔

ڈاکٹر بورن نے اپنے اس نظریہ کو پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اپنے اس نظریہ سے میں عیسائیت کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتا بلکہ میرا احساس یہ ہے کہ میرے نظریہ کے نتیجہ میں ان لوگوں کے لئے عیسائیت میں زیادہ کشش پیدا ہو جائے گی جو مسیح کے مر کر جی اٹھنے کی غیر فطری توجیہہ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

فی الحقیقت غشی سے متعلق ڈاکٹر بورن کا یہ نظریہ نیا نہیں ہے بلکہ اس پر قدامت کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ ابتدائی زمانہ کے مسیحی کلیسیا میں (ڈوسیٹسٹس) نامی ایک فرقہ تھا جو یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ مسیح صلیب پر مرا نہیں بلکہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ مر گیا ہے۔ یہی وہ نظریہ باضابطہ اسلامی عقیدہ کی بھی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن مجید میں لکھا ہے۔ یہودیوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ اور نہ انہوں نے اسے صلیب دی وہ ان کے لئے ایک ایسے شخص کے مشابہ ہو گیا کہ جسے صلیب دے دی گئی ہو۔"

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کا ایک فرقہ یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان آیا اور وہاں چالیس سال تک رہا یہاں تک کہ اس نے وہیں وفات پائی اس کا مقبرہ جو کشمیر کے شہر سرینگر میں بیان کیا جاتا ہے ایک خانقاہ کی حیثیت رکھتا ہے جہاں لوگ زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

(ٹورانٹو ڈیلی سٹار ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۳)

آگے چل کر ایلن سپرگیٹ نے اُس شدید ردِّ عمل کا ذکر کیا ہے جو ڈاکٹر بورن کے نظریہ کی اشاعت پر برطانیہ میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ اس نظریہ کی اشاعت پر برطانیہ میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ اس نظریہ کے خلاف اور اس کے حق میں انہوں نے متعدد پادریوں کے بیانات درج کئے ہیں۔ ان میں سے ڈونلڈ گلکیز نامی پادری کا بیان بہت دلچسپ ہے انہوں نے صاف کہا ہے کہ عیسائیت میں مسیح کی صلیبی موت کو بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ ایک شخص اس کا انکار کر کے بھی عیسائی رہ سکتا ہے۔ چنانچہ اُن کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے ایلن سپرگیٹ اپنے نوٹ میں لکھتے ہیں:-

"کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص عیسائی رہتے ہوئے یہ اعتقاد بھی رکھے کہ صلیب پر مسیح مرا نہیں تھا بلکہ اس پر محض بے ہوشی طاری ہوئی تھی؟ —— اس سوال کے جواب میں بلور سٹریٹ یونائیٹڈ چرچ کے نائب پادری ریورنڈ ڈونلڈ گلکیز (DR. DONAED GILLIES ASSISTANT MINISTER. BLOO STREET UNITED CHARCH) نے کہا ہے "یقیناً یہ ممکن ہے کیونکہ ایک عیسائی کا عیسائی رہنے کیلئے مسیح کی صلیبی موت کی مخصوص نوعیت سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے مسیح کی صلیب تو صرف اس امر کی ایک علامت ہے کہ انسان اپنی موت تک تسلیم و رضا اور اطاعت کا نمونہ پیش کرتا چلا جائے" (مترجمہ)

کیا ڈاکٹر بورن کی تحقیق اور ان کا پیش کردہ نظریہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت اور آپ کے بالقوں الہام پانے والے کسرِ صلیب کے مہتم بالشان کارنامہ کا ایک درخشندہ ثبوت نہیں ہے۔ آپ نے آج سے قریباً پون صدی قبل اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان کیا تھا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بیہوشی کی حالت میں صلیب سے اتار لئے گئے۔ اور پھر وہ ہجرت کر کے بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں ہندوستان وارد ہوئے اور انہوں نے یہیں طبعی موت سے وفات پائی۔ چنانچہ سرینگر کے محلہ خانیار میں ان کی قبر آج تک موجود ہے آپ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ آخر کار دنیا مسیح کی صلیبی موت کے عقیدہ کو ترک کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ لیکن وہ وقت آ رہا ہے۔

(... ۱۲ ...)

سری نگر میں ہمارے تبلیغی مذاکرات

از مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم سرینگر

جب سے خاکسار پونچھ سے تبدیل ہو کر یہاں سرینگر پہنچا ہے مختلف اوقات میں زیر تبلیغ افراد سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ جن میں سے بعض کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ایک موقعہ پر مکرم نعمت اللہ خاں صاحب نے سوال کیا کہ

آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر کیوں زور دیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ اگر فی الواقعہ فوت ہو گئے ہوں تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہے اور حضرت عیسیٰ کی حیات میں کیا نقصان ہے بلکہ غور کرنے پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک نبی آ کر گواہی دے گا کہ اسلام سچا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔ تو یہ فائدہ ہے اور اگر فائدہ نہیں تو نقصان بھی نہیں آپ وفات مسیح پر کیوں زور دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ احمدی لوگ اس لئے وفات مسیح پر زور دیتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کو دنیا مان لے اگر یہی صحیح ہے تو اس قسم کی حرکت گناہ بلکہ کفر ہے خدا اس پر خوشنود نہ ہوگا۔

جواب میں خاکسار نے کہا کہ وفات مسیح میں ہی حیات اسلام ہے۔ غور فرمائیں کہ وہ لوگ جو حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اور مرسے ہوئے کو زندہ کرنے والا یعنی خدا مانتے ہیں اور ان کا سارا دارومدار حیات مسیح پر ہے اور اسی عقیدہ نے مسلمانوں کو گمراہ کیا اور لاکھوں مسلمان عیسائی بن گئے حالانکہ یہی نادلائل اور عقائد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں مگر عیسائیوں کو صرف ایک (حیات مسیح) کے مسئلہ نے ہی ایسی تقویت دی کہ انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ اور مسلمان سیدھی راہ سے بھٹکنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں سے

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا

الغرض حضرت عیسیٰ کو مرنے دو تا اسلام زندہ ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ زندہ نبی ثابت ہوں اگر آج تمام دنیا اس امر کو تسلیم کرے تو عیسائیت ختم ہو جاتی ہے اور اسلام کا بول بالا ہو جاوے افسوس کہ مسلمان غیرت نہیں کرتے کہ مقام محمود پر فلک بیٹھے بجز عالی نسبت مسیح کیا کسی بزرگ نے

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

باقی رہا یہ سوال کہ وفات مسیح پر زور دیا جاتا تو یہ کوئی بے جا امر نہیں آج تمام دنیا کا سہارا اور مدار قرآن کریم پر ہے اور قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور اسی طرح احادیث نبویہ سے بھی وفات مسیح ثابت ہے۔ قرآن اور حدیث سے یہ کہیں نہیں پایا گیا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں تو پھر کیا ہے کہ ہم کیوں قرآن اور حدیث کے خلاف عقیدہ رکھیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ (حضرت مرزا صاحب کو دنیا مان لے) سو عرض ہے کہ مرزا صاحب کو ماننے کے نتیجہ میں اسلام کی سربلندی ہوتی ہے کیونکہ آپ کا دعوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی خدمت اور اس کی شان شایان خدمت کرنے کا ہے۔

سوال ملا۔ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب سائیکل ورکس ایک شریف طبع اور زیر تبلیغ باشعور اور سنجیدہ مزاج ہیں ان کو قادیان جانے اور دیکھنے کا موقعہ بھی ملا ہے۔ اور ان کی دکان پر عموماً ہماری تبلیغی بات چیت ہوتی رہتی ہے۔ خواجہ صاحب نے مندرجہ ذیل دو اہم سوال کئے جن کا جواب دیا گیا۔

خواجہ صاحب۔ "سنا گیا ہے کہ قادیان کے احمدیوں نے بھی کانگریس میں شمولیت کر کے ہندوستان کا ساتھ دیا ہے اور کانگریس گورنمنٹ کو تعاون کی پیشکش کی ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب۔ خاکسار نے کہا کہ بالکل درست ہے جماعت احمدیہ کا زریں اصول یہی ہے کہ وہ جس حکومت میں رہتی ہے اس گورنمنٹ کی پوری پوری فرمانبرداری اور وفاداری کرتی ہے کاموں میں اس گورنمنٹ کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ اور تعاون کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ ہم مذہبی لوگ ہیں تبلیغ حق ہمارا کام ہے ہمیں سیاست سے کوئی سروکار نہیں۔ ہمارا کام دنیا کو روحانیت کی طرف بلانا اور قرآن کریم کے احکام پر محبت و پیار کے ساتھ عمل کرانا ہے۔ حکومت وقت کی اطاعت کا قرآن کریم کا حکم ہے اور ہم اسی پر کاربند ہیں۔ ہمیں گورنمنٹ برطانیہ کا پٹھو کہا جاتا تھا اور لوگ یہ کہتے تھے کہ جب تک انگریز ہیں احمدیت بھی چل سکتی ہے انگریز کے چلے جانے کے بعد یہ جماعت مٹ جائے گی مگر واقعات نے ان کے خیال کو غلط قرار دے دیا۔ ہمارا نظریہ قرآن کریم کے اصول اور تعلیم کے مطابق تھا اور ہماری جماعت قرآن کریم کو ہمیشہ مقدم رکھتی چلی آئی ہے اور آئندہ بھی مقدم رکھے گی اور یہ امر تبلیغی رہتی ہیں مگر قرآن کریم کی تعلیم قیامت تک ہے۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ خود بھی قرآن کریم پر عمل پیرا ہے اور دوسروں کو دعوت دیتی ہے۔

خاکسار نے جب تفصیل سے سمجھایا تو خواجہ صاحب کہنے لگے "خدا کی قسم یہ اصول مجھے بہت پسند ہے"۔

سوال ملا۔ خواجہ صاحب مذکور نے کہا "پچھلے سال میرے والد محترم حج پر گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ قربانی وہاں ضائع اور رائیگاں جاتی ہے کیونکہ نہ وہ کسی قومی کام آتی ہے اور نہ ذاتی کام کے لئے بلکہ لاکھوں جانور دنبہ اونٹ وغیرہ پڑے رہتے ہیں جو بجائے فائدہ کے نقصان اور ضائع جاتے ہیں۔ اگر یہی رقم جمع کر کے غریبوں کو دی جائے یا پھر کسی قومی کام میں لگائی جائے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے؟ اسلام نے اس قسم کا حکم کیوں دیا فی زمانہ جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟

الجواب۔ خاکسار نے اختصار کے ساتھ خواجہ صاحب کو سمجھایا کہ قربانی کا مفہوم صرف اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہی سب سے اعلیٰ اور اکمل چیز ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہم جو بھی کام خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتے ہیں وہ رضاء الٰہی سے تعلق رکھتا ہے مزید برآں ہمارا اصل مقصد اللہ تعالیٰ ہی ہے اگر ہمیں خدا تعالیٰ مل گیا تو سب کچھ مل گیا۔ اور ہمارا ذاتی مفاد۔ قومی مفاد غرضیکہ ہر قسم کا مفاد رضاء الٰہی پر قربان ہو سکتا ہے اور اسی طرف قرآن کریم میں یہ اشارہ ہے "قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین" جبکہ رسول مقبول صلعم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملتا ہے "کہہ دے میری نمازیں میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العلمین ہے"۔ یہاں پر قوم کا لفظ نہیں آیا بلکہ (اللہ تعالیٰ) کا لفظ آیا ہے اور یہی حقیقت بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں سے

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

"اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا"

خاکسار نے کہا جہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سوال ہے وہاں پہ ذاتی یا قومی نفع و نقصان کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا سوال یہ کہ اگر یہ ضائع کیا ہے اس کے متعلق جب ہم دنیا کے نظام پر غور کرتے ہیں تو ہمیں بہت سے کام ایسے نظر آتے ہیں جو بظاہر ضائع ہوتے نظر آتے ہیں مگر ان کے فائدے ہوتے ہیں بغیر وہ کام ہوتے بھی نہیں۔ مثلاً جب ہم کپڑا درزی کے پاس سیلنے جاتے ہیں تو وہ درزی کپڑے کو کاٹنا شروع کرتا ہے۔ بظاہر تو وہ ضائع نظر آتا ہے۔ مگر اسے پتہ ہے کہ سینے کے بعد وہ کوٹ یا پتلون وغیرہ پہننے کے قابل بن سکتی ہے اگر کوئی کپڑا شروع کر دے کہ درزی کپڑے کو کاٹ کاٹ کر ضائع کر رہا ہے تو ہر شخص اسے نادان اور بے سمجھ کہے گا۔ اسی طرح ایک مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں اگر جو لکڑی کی کاٹ کرنے لگا ہے بازندہ نہ کرے تو کیا وہ سالم لکڑی جو جنگل سے کاٹ کر لائی جاتی ہے سالم کی ساری لگا دینے سے مکان کا تعمیر نہیں ہو سکتا؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ کچھ لکڑی ضائع ہوگی تب جا کر وہ ... آئے گی۔ اسی طرح کوئی حکومت یہ سوچنا شروع کر دے کہ اس نے قبل از وقت فوج کو بھرتی کر کے خواہ مخواہ قومی زر ضائع کر رہا ہے اور فوج کو ٹریننگ دے کر خواہ مخواہ خرچ ضائع کرتا ہے تو ایسی صورت میں وہ بروقت کسی دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی کوئی عقلمند گورنمنٹ ایسا کر سکتی ہے۔

بس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کو ایسا حکم دے کر یہ سبق سکھایا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرو اور اپنے نفع و نقصان کو نہ دیکھو۔ یہی وجہ ہے کہ مومن رضاء الٰہی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے اور اپنے نفع و نقصان کا خیال نہیں کرتا بلکہ دنیا میں سب سے بڑی چیز انسان کے لئے جان اور نفس ہے مگر خدا کی رضاء کے حصول کے لئے اس کو بھی قربان کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں سے

"کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار"

خاکسار نے کہا کہ قرآن کریم کے ہر حکم میں ایک حکمت اور فلسفہ ہے بھید ہے اگرچہ ہماری عقل وہاں تک نہ پہنچ سکے تو یہ ہماری عقل کا قصور ہوگا نہ کہ قرآنی احکام کی خامی۔

سوال ملا۔ ایک صاحب نے یہ سوال کیا کہ "حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟" خاکسار نے اثبات میں جواب دے کر بالوضاحت کہا کہ حضرت مرزا صاحب نے غیر تشریعی نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جس کو آپ لوگ بھی مانتے ہیں کیونکہ آپ بھی ایک مسیح موعود کی انتظار میں ہیں کہ آئے گا۔ تو وہ بھی نبی اللہ ہے پس اس لحاظ سے نبوت کا دروازہ کھلا ہے نہ کہ بند۔

قولہ "اگر نبوت کا دروازہ کھلا ہے تو پھر خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب النبی لنڈن والے نے بھی نبوت کا دعوے کیا ہے پھر اس کو بھی آپ مان لیں اور ان کا دعویٰ بھی تو مسیح موعود کا ہے ہم کس کو مانیں حضرت مرزا صاحب کو یا خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کو؟" یہ سوال طنز یہ بطور اعتراض کے تھا

اقول۔ بات بالکل ... ہے آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ایسا ہوا ایک طرف حضرت سرور کائنات صلعم تھے دوسری طرف مسیلمہ کذاب آپ حضور کے سچے دعویٰ کے مقابلہ جھوٹا دعویٰ کر دیا عقلمند ... پرکھ لیا کہ دعویدار تو دو ہیں مگر ان میں سے جو سچا ہے وہی ... تسلیم ... اسی طرح آپ بھی کیجیئے ... اور ... خاکسار نے کہا کسی جھوٹے مدعی نبوت کی وجہ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ سچے نبی کا انکار کیا جائے بلکہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز کرنا یہ عقلمندوں کا کام ہے اور اتنا ہر شخص کو ... فراست ...

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

جمشید پور

مکرم سید حمید الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جمشید پور اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۸ر مئی کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ جس میں توجہ تعلیم پر زور دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض وغایت بتائی۔ اور خلافت کی تعریف کی اور اس کی ضرورت واہمیت کو واضح کیا۔ اور آیت استخلاف کی تلاوت کرتے ہوئے اس کی تشریح کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ امت محمدیہ میں خلیفے آتے رہیں گے تاکہ دین اسلام ہمیشہ زندہ رہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پھر اسے منہاج نبوت پر ہی دوبارہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ ایک نعمت ہے بشرطیکہ ہم اس کی قدر کریں۔ ہم موعود خلیفہ کے دور سے گذر رہے ہیں۔ ایسا دور بار بار نہیں آتا۔ لہذا ہمیں اس بابرکت دور سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ ہمارے یہ حقیر کام تاریخ عالم میں سنہری الفاظ سے لکھے جائیں گے۔

اس کے بعد سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ بہار نے خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہر پہلو سے مختلف مثالوں سے اس کی اہمیت واضح کی۔ اور بتایا کہ خلیفہ کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ آپ نے خلافت سے وابستگی کی اہمیت واضح کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ سلسلہ کی خدمت سے جی نہ چرانا چاہیئے اگر سلسلہ کا عشق ہو جائے۔ تو پھر تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ عشق کی آگ دوسری تمام آگوں کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے پھر بعد دعا جلسہ برخواست ہوا

سرگودھا

۲۸ر مئی کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ سرگودھا کا جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم مولوی محمد عبد السلام صاحب منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مکرم حسن کویا صاحب نے فرمائی۔ اور نظم مکرم شمس الدین صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اور جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کے قیام کی تفصیل بتائی اور بیان کیا کہ جماعت احمدیہ میں بھی خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کی سنت کے مطابق خلافت قائم ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن عظیم الشان مقاصد کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ ان کی تخم ریزی فرما گئے۔ اور ان مقاصد کی تکمیل کا کام خلفاء کرام کے ذریعہ ہی انجام پاتا ہے۔ اس کے بعد مکرم پی۔ ایچ اسماعیل صاحب نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز کے موضوع پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر سرفروش جماعت کے دلوں کو حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے سامنے جھکا دیا۔ اور سب شرف بیعت سے وابستہ خلافت ہو گئے۔ اس کے بعد مکرم پی کے عمر صاحب سٹوڈنٹ کالج نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور پھر جی کے فخر الدین صاحب نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر۔ اور کے ایس عمر صاحب نے اسلام میں خلافت کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ لجنہ اماء اللہ عزیز شمس الدین صاحب۔ منور احمد صاحب۔ قمر الدین صاحب نے بھی خلافت کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے آیت استخلاف سے قیام خلافت کے متعلق استدلال کیا۔ اور بتایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے منکرین خلافت کا انجام۔ ان کے دعووں کا بطلان۔ خلافت کی برکات۔ نیز اس کی اہمیت۔ خلافت ثانیہ میں جماعت کی عظیم الشان ترقی پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

تالگرام (بنگال)

۲۸ر مئی کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم غلام مرتضےٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اور بتایا کہ خلافت سے وابستگی ہی اسلام کی زندگی ہے۔ نظام خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔ اور ہر اس نعمت سے محروم ہیں انکا انجام بتلایا۔ بعدازیں مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب نے خلافت کی اہمیت پر قرآن مجید کی روشنی میں بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ مکرم مولوی جہاندار صاحب نے خلفاء راشدین کے حالات اور برکات خلافت پر روشنی ڈالی اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ وحضرت خلیفہ ثانی کے زمانہ کے واقعات بتائے اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

یادگیر

۲۸ر مئی بروز جمعہ بعد نماز مغرب یوم خلافت کا جلسہ منایا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک نذیر احمد صاحب گلبرگی نے فرمائی۔ بعدہٗ عبد الرشید صاحب گلبرگی نے نوعمر الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ سب سے پہلے مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر ایک مبسوط مضمون کو پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم محمد عمر احمد صاحب غوری نے مسئلہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے خلافت احمدیہ کے قیام واستحکام کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات کو مفصل رنگ میں پڑھ کر سنایا جو برکات خلافت اور استحکام خلافت کے سلسلہ میں ہیں۔

تیسری تقریر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے بعنوان "برکات خلافت" فرمائی۔ آپ نے خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم نعمت اللہ صاحب غوری نے اس دن کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے نظام خلافت اور اس کی مضبوطی واستحکام کے متعلق احباب سے وہ عہد دہرایا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر ساری جماعت سے لیا تھا۔ چنانچہ جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں پورے خلوص [illegible] کے ساتھ عہد دہرایا۔ بعدازاں صدر محترم نے لمبی اور پرسوز دعا فرمائی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جلسہ کی ساری کارروائی سنی گئی۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

کوٹار (کیرالہ سٹیٹ) میں یوم التبلیغ

نظارت دعوت وتبلیغ کی ہدایت کے مطابق ماہ مئی کے ہفتہ اول میں جماعت احمدیہ کوٹار کے تمام ممبران نے مورخہ ۳ر مئی کو تبلیغ کے واسطے اپنی تمام کاروائیاں چھوڑ کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کر دیا اور علاوہ ازیں نوٹس اور لٹریچر کے یوم التبلیغ کے لئے خاص طور پر ایک اشتہار جس کا مضمون "مہدی مسیح کی آمد اس کی غرض وغایت اور اس کے کارنامے" تھا کی پانچ ہزار کاپیاں چھپوائی گئیں اور جتنے لٹریچر چھپا کر سکے مہیا کر کے ایک گروپ بنا کر کنیا کماری کے راستہ پر گئے۔ جاتے وقت بذریعہ بس براہ راست کنیا کماری کے سمندر کے کنارے پر اُترے۔ سمندر کے بالکل قریب ایک عیسائی کی بڑی عمارت والی موجود ہے۔ اس میں جا کر سب سے پہلے بشپ کے پاس جا کر ان سے ملاقات ہوئی اور ان کو ہماری مشن کے متعلق تفصیلاً اطلاع دے کر "مسیح ہندوستان میں" "خدا ایک ہی ہے" "اسلامی اصول کی فلاسفی" سب (انگریزی اور تامل) کی ایک ایک کاپی دی گئی۔ اور ساتھ ہی اشتہار بھی دیا گیا۔ اس کے بعد کنیہ کے ماحول میں جتنے عیسائی دوست ہیں سب کو اور سب گھروں میں جا کر بھی "خدا ایک" کا رسالہ (تامل) دیا گیا۔ پھر پیدل چل کر واپس آتے — راستہ میں اشتہار تقسیم کرتے آئے۔ اور بلاتفریق ہندو مسلم عیسائی سب کو مناسب لٹریچر دیا گیا۔ اور ٹھیک بارہ بجے ایک مسلم مسجد میں جا کر اس کے اردگرد کے مسلمانوں کو بلا کر جمع کر کے "مسلم اور شرک" (تامل) کا چھوٹا رسالہ تقسیم کیا گیا۔ اور مسجد میں ظہر کی نماز باجماعت ادا کر کے ٹھیک دو بجے نکلے نماز میں تین چار غیر احمدی بھی شامل ہوئے تھے۔ پھر راستہ میں لٹریچر دیتے ہوئے چار پانچ بجے ایک مسجد میں گئے۔ وہاں لوگوں کو مسجد میں جمع کر کے "مسلمانوں کی ذمہ داریاں" کے مضمون پر خاکسار نے ایک چھوٹی سی تقریر کی جو کہ قریباً آدھ گھنٹہ کی تھی۔ اور عصر کی نماز باجماعت پڑھ کر اشتہار اور لٹریچر تقسیم کر کے پیدل چل کر رات کو سات بجے کوٹار دار التبلیغ پہنچے۔ راستہ میں چار لائبریریاں مل گئیں۔ ان میں بھی جا کر تمام لٹریچر کی ایک ایک کاپی دی گئی۔ جن میں مشہور لائبریری کا نام "دیوانند" ہے اور یہ کنیا کماری سمندر کے بالکل قریب ہے۔

کم وبیش پانچ سو اشتہار اور دو سو لٹریچر کی تقسیم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مذکورہ دورہ سے اچھے نتائج برآمد ہوں۔

خاکسار کے محمد مولوی مبلغ کوٹار ۸/۶/۶۵

جماعت احمدیہ کی طرف سے سنگاپور میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس لئے وہ مجھ سے گفتگو کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ لیکن ان کے اپنے بعض عیسائی ممبروں نے ان کے اس رویہ کو غلط قرار دے کر انہیں مجھ سے گفتگو جاری رکھنے پر مجبور کر دیا۔

خاکسار نے جواباً سب کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ پادری صاحب کی صریح غلط بیانی ہے جسے وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کہ ہمارے لٹریچر میں کہیں حضرت مسیح علیہ السلام یا بائیبل پر ناجائز اور غلط تنقید وغیرہ کی گئی ہے یا مسیح علیہ السلام کی ہتک کی گئی ہے۔ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا پاک اور مقدس نبی یقین کرتے ہیں اگر پادری صاحب یہ ثابت کر سکیں کہ ہماری کسی کتاب یا پمفلٹ میں ان کے خلاف یا کسی اور مقدس ہستی کے خلاف کوئی ناجائز یا سخت لفظ استعمال کیا گیا ہے تو ہم ابھی شکست تسلیم کر لیں گے اور بہتر ہے کہ ابھی ابھی اسی جگہ اس امر کا فیصلہ ہو جائے۔ اور اگر پادری صاحب یہ ثابت نہ کر سکیں اور ان کے مقابل پر خاکسار یہ ثابت کر دے کہ ہم نہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام بلکہ بائیبل میں مذکورہ سب بڑے بڑے نبیوں کو مقدس اور سچا سمجھتے اور ان پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے مقابل پر پادری صاحب اور ان کے چرچوں نے گزشتہ بلکہ ابھی سالہا سال بلکہ صدیوں سے ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار اور نعوذ باللہ جھوٹا ظاہر کرنے اور ہمارے دیگر سب مقدس اور پاک رسولوں اور نبیوں پر بھی گستاخانہ اور ناجائز حملے کرتے اور گندے الزامات لگاتے چلے آ رہے ہیں تو پھر پادری صاحب کو یہاں پر سب لوگوں کے سامنے اپنی شکست تسلیم کرنی ہوگی۔

انہوں نے حاضرین کے مجبور کرنے پر ہمارا یہ چیلنج منظور کر لیا جس پر خاکسار نے ان کو بتایا کہ اوّل تو پادری صاحب کا یہ الزام ہی صریح طور پر غلط ہے کہ ہم یا ہمارے لٹریچر میں حضرت مسیح علیہ السلام پر یا کسی اور مذہبی رہنما اور پیغمبر پر ناجائز حملے کئے گئے ہیں اور پادری صاحب ہرگز اپنے اس دعویٰ کو ثابت نہیں کر سکتے۔ دوم اگر بفرض محال ان کا یہ اعتراض یا دعوےٰ صحیح بھی ہو تو پھر بھی اس بارے میں ابتداء ہم مسلمانوں نے ہرگز نہیں کی بلکہ خود عیسائی پادری اور ان کے لیڈر کئی صدیوں سے اسلام اور مسلمانوں پر یہ ظلم کر رہے ہیں اور ان کے مقدس و پیارے محبوب آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم میں مذکورہ دیگر مقدس نبیوں اور پاک ہستیوں پر ناجائز حملے اور ناپاک الزامات لگا کر مسلمانوں کو دکھ دے رہے ہیں۔

موروثی گناہ کے عقیدہ کے ذریعہ عیسائی پادری دنیا کے سب پیغمبروں۔ رسولوں۔ نبیوں۔ رشیوں۔ منیوں اور بزرگوں کو حتیٰ کہ سرور کائنات سید المعصومین محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کہ دنیا کے سب سے بڑے محسن ہیں کو بھی نعوذ باللہ گنہگار ظاہر کر کے نہ صرف ہم مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں بلکہ اس گناہ عظیم کے ارتکاب سے خود اپنے آپ پر بھی ظلم کر رہے ہیں۔ آج بھی یہی جگہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ گنہگار ٹھہرا کر حضور کی ہتک کی گئی ظلم کیا گیا اور ہمارا دل دکھایا گیا ہے۔ ہم نہ صرف حضرت سرور کائنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلکہ حضرت مسیح، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت داؤد، حضرت سلیمان و دیگر جملہ علیہم السلام سب کو خدا کے پیارے رسول اور معصوم و پاک نبی مانتے ہیں۔ مگر پادری لوگ اپنی محرف و مبدل بائیبل کا سہارا لے کر قرآن کریم کی اس تعلیم کے برعکس مذکورہ بالا سب نبیوں کو گنہگار قرار دیتے اور ان پر طرح طرح کے گندے الزام لگا رہے ہیں۔

میری یہ باتیں سن کر پادری صاحب نے بہوت اور سشدر ہو کر صرف اتنا جواب دینے پر اکتفا کیا کہ آپ نے اب بھی ہم پر بہت سختی کی ہے لیکن ہمارا مذہب یہی سکھاتا ہے کہ جو ہم پر سختی کرے ہم اس سے حسن سلوک اور نرمی سے پیش آئیں اس لئے ہم آپ کو معاف کرتے ہیں اور آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ گویا اپنی خفت اور شرمندگی کو مٹانے کے لئے وقتی طور پر نرمی کی تعلیم کا سہارا لے کر اپنی خلاصی کرائی۔ اگرچہ پبلک میں سے کئی لوگوں نے انہیں آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ میری باتوں کا معقول جواب دیں مگر پادری صاحب اس قدر سشدر ہو گئے کہ بس وہاں پر چھوڑ کر آگے چل دیئے اور دوسرے روز گفتگو کرنے سے بالکل انکار ہی کر دیا۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ حاضرین پر اسلام کی حقانیت واضح ہو گئی۔ الحمد للہ۔ ... کئے گئے کئی ایک نے نہ صرف ... کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

اشاعت لٹریچر

بذریعہ ملاقات اور زبانی گفتگو اور مباحثات کے علاوہ اسلامی لٹریچر مختلف اوقات میں مناسب لوگوں میں تقسیم کر کے بھی پیغام حق پہنچایا گیا اور ملک کے ہر طبقہ میں لٹریچر پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہی اور زیر تبلیغ عیسائی۔ بدھ۔ سکھ ہندو و مسلمان سب کو حسب موقع اسلامی کتب، رسالے اور پمفلٹ پیش کئے جاتے رہے۔ بعض سیکنڈری سکولوں کی لائبریریوں میں کتاب ٹیچنگ آف اسلام۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور لائف آف محمد رکھوائی گئیں۔ لندن سے حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کی تالیف کردہ کتاب لائف آف ... ایک سو کی تعداد میں منگا کر زیر تبلیغ طالب علموں اور دیگر غیر مسلم نوجوانوں اور بعض لائبریریوں کو تحفۃً پیش کی گئیں۔ چار مرتبہ لوکل ڈیلی اخبارات میں اعلان کروایا گیا کہ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے اور تحقیق حق کے طالب احمدیہ مشن سے خط و کتابت کریں اور ہم سے مفت لٹریچر منگوائیں جس کے نتیجہ میں بہت سے خطوط آئے جن میں اسلام اور احمدیت کے متعلق استفسارات کئے گئے تھے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے جاتے رہے اور لٹریچر بھی بذریعہ پوسٹ ارسال کیا گیا۔ بعض زیر تبلیغ نوجوان طالب علم وغیرہ ہمارے مشن میں وقتاً فوقتاً آ کر سلسلہ کے مختلف اخبارات اور رسائل اور کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ چند غریب طالب علموں کو مفت اسلامی اصول کی فلاسفی دی گئی۔

اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلیجنز یہاں کی چار پبلک لائبریریوں کو باقاعدہ ہر ماہ بھیجا جاتا ہے۔ جزیرہ پینانگ کے ایک اسمبلی ممبر آنریبل حاجی اسمٰعیل بن حبیب مدت سے زیر تبلیغ ہیں اور ہماری کتب کا باقاعدہ مطالعہ کر رہے ہیں ان کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ ان کے ذریعہ پینانگ کی بعض اہم شخصیتوں نے بھی ہمارا لٹریچر منگوایا اور ان سے خط و کتابت جاری ہے۔

سنگاپور ریڈیو پر ایک متعصب مسلمان عالم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے جس پر ہماری طرف سے متعدد احمدیوں سنگاپور گورنمنٹ کے پاس احتجاج کیا گیا نیز ان کو اور عالم مذکور کو سلسلہ کی بعض ضروری کتب اور رسالہ تحریک جدید مصور کی کاپیاں ارسال کی گئیں تاکہ ان کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ چنانچہ اس کے بعد نہ صرف یہ کہ ریڈیو سنگاپور پر ہمارے خلاف کبھی ایسی حرکت نہیں کی گئی۔ بلکہ اس مذہبی عالم کو ہفتہ واری لیکچروں سے روک دیا گیا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے بعض طالب علموں اور دیگر طالبان حق کے مطالبہ پر انہیں اپنا اسلامی لٹریچر ارسال کیا گیا۔ بلکہ ایک طالب علم کے ذریعہ نیوزی لینڈ کی ایک یونیورسٹی کی لائبریری میں بھی کتب رکھوائی گئیں۔ سنگاپور میں تقریباً دنیا بھر کے سیاح آتے رہتے ہیں خصوصاً امریکہ سے ہر ماہ سیاحوں کے ایک دو جہاز آتے ہیں۔ چنانچہ کئی مرتبہ سنگاپور پورٹ پر سیاحوں میں سے مذہبی امور سے دلچسپی رکھنے والے امریکن یورپین اور آسٹریلین لوگوں کو اپنا لٹریچر پیش کیا جاتا رہا۔ مسجد میں آنے والے زائرین کو بھی گفتگو کے بعد اپنا لٹریچر دیا گیا۔ رمضان المبارک کے مسائل پر مشتمل ایک پمفلٹ ملائی اور انگریزی زبان میں ۵۰۰ کی تعداد میں تقسیم کیا اور بذریعہ پوسٹ بھی ارسال کیا گیا۔

افسران اور وکلاء وغیرہ کو تبلیغ

یہاں مختلف قانونی فرمیں قائم ہیں ان میں سے بعض مشہور وکلاء کے دفتروں میں ان سے مل کر اپنا تعارف کرایا گیا اور لٹریچر پیش کیا گیا۔ جو کہ ہر ایک نے بخوشی قبول کیا اور بعض نے بعد میں شکریہ کے خطوط بھی ارسال کئے۔ ایک انگریز وکیل مسٹر ہال نے اپنے شکریہ کے خط کے ساتھ ۲۵ ڈالر کا چیک بھی مشن کی امداد کے لئے ارسال کیا۔

اسی طرح ایک شیعہ وکیل مسٹر نمازی صاحب اور ان کے شریک مسٹر بشیر احمد ملائی صاحب سے کئی مرتبہ ملاقات کر کے تبادلۂ خیالات کیا گیا اور انہیں دعوۃ الامیر کا انگریزی ایڈیشن تحفۃً پیش کیا گیا اور ان کے جملہ شبہات اور سوالات کا تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ڈائریکٹر جو کہ ایک انگریز پادری ہیں ان سے بھی تبلیغی خط و کتابت جاری رہی۔ انہوں نے ابتداء میں ہمارا ترجمۃ القرآن انگریزی اور ہماری دیگر اسلامی کتب اپنی لائبریری میں رکھنے سے انکار کر دیا لیکن بعد میں رضامند ہو گئے۔ چنانچہ اب وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی لائبریری میں ہمارا ترجمۃ القرآن کریم اور دیگر سب اہم کتب رکھ دی گئی ہیں جن سے ان کے ممبران فائدہ اٹھاتے ہیں انہیں رسالہ ریویو بھی باقاعدہ بھیجا جا رہا ہے۔

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

یہ تقرر مورخہ ۳۰/۴/۶۸ تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے

(ناظر اعلیٰ قادیان)

۱۔ جماعت احمدیہ علی پور کھیڑا (یوپی)

صدر و سیکرٹری جملہ امور } مکرم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب

۲۔ اُرکھ پٹنہ (اڑیسہ)

صدر ۔ مکرم رحمت خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ ” جھیکو خان صاحب
” امور عامہ ۔ ” مجید محمد صاحب
” مال ۔ ” قطب محمد صاحب
” تعلیم و تربیت ” جبرائیل خان صاحب
” ضیافت ۔ ” ارجاب محمد صاحب

۳۔ پنڈکال (اڑیسہ)

صدر ۔ مکرم محمد فرمان علی صاحب
سیکرٹری مال ۔ ” جمعہ خان صاحب
” تبلیغ و تحریک جدید ۔ ” محمد مظفر علی صاحب
” تعلیم و تربیت ۔ ” محمد شمس الحق صاحب
” امور عامہ ۔ ” محمد یعقوب علی خان صاحب
” ضیافت ۔ ” ضمیر الدین خان صاحب
امین ۔ ” عبد الستار صاحب

۴۔ جماعت احمدیہ کوٹیلہ ۔ اڑیسہ

صدر ۔ مکرم نقیب خان صاحب
نائب صدر ۔ ” شیخ عبد اللطیف صاحب
سیکرٹری مال ۔ ” شیخ عبد الستار صاحب
” تبلیغ ۔ ” بخشی خان صاحب
” تعلیم و تربیت ۔ ” عبد اللہ خان صاحب
” ضیافت ۔ ” ہارون خان صاحب

۵۔ جماعت احمدیہ ٹیلی میسور

صدر و سیکرٹری مال ۔ مکرم آئی ۔ ایم منڈ اسگر صاحب
نائب صدر و سیکرٹری تعلیم و تربیت } ” غوث میاں صاحب

۶۔ جماعت احمدیہ کرڈا پلی ۔ اڑیسہ

صدر ۔ مکرم شیخ قمر علی صاحب
سیکرٹری مال ۔ ” محمد صدیق صاحب
” تعلیم و تربیت ۔ ” شیخ عبد الشکور صاحب
” تبلیغ ۔ ” عبد الباری خان صاحب
” تحریک جدید ۔ ” حادر محمد صاحب
” امور عامہ ۔ ” شیخ نعیم صاحب
” ضیافت ۔ ” شیخ عبد الحمید صاحب

۷۔ جماعت احمدیہ کیرنگ ۔ اڑیسہ

صدر و سیکرٹری مال ۔ مکرم شیخ طاہر الدین صاحب
نائب صدر ۔ ” بشیر خان صاحب
سیکرٹری امور عامہ ۔ ” انیس الرحمن خان صاحب
” تعلیم و تربیت ۔ ” مصلح الدین خان صاحب
” وصایا ۔ ” بصیر الدین محمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم ناظر خان صاحب
” ضیافت ۔ ” صفدر خان صاحب
” تحریک جدید و وقف جدید } ” شیخ معاصب صاحب

۸۔ جماعت احمدیہ نایبرکوٹ اڑیسہ

صدر ۔ مکرم معشوق علی خان صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مکرم بہادر خان صاحب
” تبلیغ ۔ مکرم محسن خان صاحب
” مال ۔ ” نواب خان صاحب

۹۔ جماعت احمدیہ سورو ۔ اڑیسہ

صدر ۔ مکرم مولوی شیخ محمد یونس صاحب
نائب صدر ” ” سلام الدین صاحب
سیکرٹری مال ۔ ” صادق علی صاحب
” تبلیغ و تعلیم و تربیت } ” مولوی شیخ سلیمان صاحب

۱۰۔ جماعت احمدیہ غنیہ پاڑہ ۔ اڑیسہ

صدر ۔ مکرم شیخ ثناء اللہ صاحب
سیکرٹری مال ۔ ” کیفت خان صاحب
” تبلیغ ۔ ” چھکو خان صاحب
” تعلیم و تربیت ۔ ” کرم علی خان صاحب

۱۱۔ جماعت احمدیہ اگونجی ضلع میرٹھ (یوپی)

صدر و سیکرٹری تبلیغ } مکرم حکیم عبد القدوس صاحب
” امور عامہ ۔ ” زید الدین صاحب
” مال ۔ ” منشی قمر الدین صاحب
” تعلیم و تربیت ۔ ” محمد یونس صاحب

۱۲۔ جماعت احمدیہ سکالا بن کوٹلی ضلع پونچھ

صدر و امین ۔ مکرم میاں لال دین صاحب
سیکرٹری تبلیغ و امام الصلوٰۃ ۔ مکرم دل محمد صاحب
” تعلیم و تربیت ۔ مکرم عبد الحلیم صاحب
” امور عامہ و مال ” مولوی خادم حسین صاحب
” ضیافت ۔ ” میاں حسن محمد صاحب

۱۳۔ جماعت پریر ۔ کیرالہ

صدر ۔ مکرم کے کنجی محی الدین صاحب
جنرل سیکرٹری ” پی ابراہیم صاحب
سیکرٹری مال و ضیافت ” پی ۔ ایم بیران صاحب
” تبلیغ و امام الصلوٰۃ ” پی ۔ پی محمد صاحب

۱۴۔ جماعت احمدیہ سونگھڑ ۔ اڑیسہ

سیکرٹری مال ۔ مکرم سید الفضل اللہ صاحب
” تعلیم و تربیت ” سید غلام احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و ایڈیٹر ۔ مکرم ذوالفقار علی خان صاحب
” تحریک جدید و وقف جدید ۔ ” منشی یوسف علی صاحب
” ضیافت ۔ مکرم سید شہاب الدین صاحب

۱۵۔ جماعت احمدیہ موگرال

صدر ۔ مکرم یوسف حسن صاحب
سیکرٹری مال ۔ ” صدیق امیر علی صاحب
” تبلیغ ۔ ” موسیٰ ماسٹر صاحب

(جماعت منگلور اب جماعت احمدیہ موگرال میں مدغم کر دی گئی ہے)

نوٹ ۔ گذشتہ اعلان میں ۳۰/۴/۶۸ کی بجائے ۳۰/۴/۶۵ شائع ہو گیا ہے ۔ اس کی درستی کر لی جائے ۔

وصـــــــایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیں ۔

ـــــــ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۱۶ ۔ میں رفیق احمد ولد محمد صدیق صاحب قوم زرگر پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میرا اس وقت گزارہ مبلغ ستائیس روپے ماہوار وظیفہ پر ہے جو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ملتا ہے ۔ میری آمد میں جو کمی بیشی ہو گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اپنی آمد ہر قسم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

العبد رفیق احمد شاد

گواہ شد بشیر احمد عبار قادیان ولد حاجی خدا بخش صاحب قادیان بقلم خود ۳۰/۴/۶۵ ۔ گواہ شد قریشی عبد الغفار درویش قادیان ولد حافظ محمد امین درویش قادیان ۳۰/۴/۶۵ ۔ موصی ۶۲۹۹

وصیت نمبر ۱۳۶۱۸ ۔ میں محمد ابراہیم ولد میاں پیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۲ء ساکن کانپور ڈاک خانہ خاص ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے :۔

ایک عدد مکان رہائشی مالیتی تیس ہزار روپے ایک عدد قطعہ خالی زمین دس مرلہ مالیتی ایک ہزار روپیہ ۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں ۔ اس وصیت کے مبلغ تین ہزار ایک سو روپے میں اپنی زندگی میں ہی انشاء اللہ ادا کر دوں گا ۔ اگر کسی وجہ سے اس رقم کا کل یا جزو وفات سے قبل ادا نہ کر سکوں تو میری مذکورہ جائداد میں سے یہ رقم وصول کر لی جائے ۔

اگر بوقت وفات میری کوئی اور مذکورہ جائداد کے علاوہ جائداد ثابت ہو یا میں خود کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی میری اس وقت کچھ آمد نہیں کیونکہ میں بوجہ پیرانہ سالی کچھ نہیں کر سکتا میرے اخراجات میرے بچوں کے ذمہ ہیں ۔ یہ وصیت میں نے بقائمی ہوش و حواس کی ہے ۔

العبد محمد ابراہیم بقلم خود

گواہ شد مولوی بشیر احمد ولد فضل کریم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ دہلی ۱۵/۱/۶۵ ۔ گواہ شد محمد عتیق ولد محمد لطیف پیر محمد مرحوم محمد ابراہیم بیدر مرچنٹ نئی سڑک کانپور ۱۵/۱/۶۵ ۔

ضروری گذارش

اخبار بدر کے خریداران کی خدمت میں

دوستوں کو چندہ اخبار بدر ختم ہونے کی اطلاع بھجوا دیتے ہوئے لکھا جاتا ہے کہ اگر آئندہ اخبار جاری رکھوانا چاہیں تو چندہ ارسال فرما دیں ۔ اور اگر بند کرانا مقصود ہو تو اطلاع دیں لیکن بار بار یاد دہانیوں کے باوجود بعض خریداران جواب نہیں دیتے ۔ پھر انکی خدمت میں پندرہ دن کا نوٹس بھی بھجوایا جاتا ہے مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوتا کہ آیا وہ چندہ بھیج رہے ہیں یا اخبار بند کر دیا جائے ۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ ایک کارڈ لکھکر صورت حال ضرور دفتر منیجر بدر کو مطلع فرما دیا کریں ۔ یہ ایک اخلاقی فرض ہے جس کا خریداران کرام ضرور خیال رکھیں ۔ (منیجر اخبار بدر قادیان)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ۔ سخت بیمار ہے ۔ حالت خطرناک ہے آٹھ ماہ کا حمل ہے اور خون کثرت سے جاری ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے خصوصاً عاجزانہ التماس ہے کہ میری اہلیہ کی شفا یابی کیلئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں ۔ خاکسار شیخ غلام مسیح احمدی سکھ مرچنٹ چندن بازار بھدرک ۔ اڑیسہ

خبریں

نئی دہلی ۱۱ر جون۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے باخبر حلقوں کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ بھارت اور پاکستان میں رن آف کچھ کے معاملہ پر جنگ بندی سمجھوتہ ہو گیا ہے سمجھوتہ کی شرائط کا اعلان برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن کریں گے۔ اور کہا جاتا ہے کہ دونوں طرف کی فوجوں کو سرحد کے دونوں طرف کچھ فاصلہ تک پیچھے ہٹانا ہوگا یعنی بھارت کو بھی اپنی فوج کچھ حد تک پیچھے ہٹانا ہوگی۔ اس سے ظاہر ہے کہ فوجیں ہٹانے کے معاملہ میں حملہ آور اور حملہ کا شکار ملک کو ایک ہی سطح پر رکھ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ چین کے ساتھ جھگڑے میں کولمبو کانفرنس کی سکیم میں تجویز کیا گیا تھا۔

الجزائر ۱۲ر جون۔ کل رات الجزائر میں ایشیائی افریقی کانفرنس کی تیاری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں پندرہ ممالک کے سفیر شامل ہیں۔ اس کی صدارت الجیریا کے نمائندہ نے کی۔ اس میں کہا گیا کہ کانفرنس اپنے پہلے پروگرام کے مطابق ۲۹ر جون کو شروع ہوگی۔ اور وزراء خارجہ کی کانفرنس بھی مقررہ تاریخ کو ہوگی۔ انہوں نے کہا ہم نے ممبروں کو یقین دلایا ہے کہ کانفرنس میں شرکت کرنے والے نمائندوں کو تمام تر سہولتیں دی جائیں گی۔ حفاظتی انتظامات بھی مکمل ہو گئے ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے بھارتی وفد کا ایک گروپ کل رات الجیریا روانہ ہو گیا تھا۔ چینی وفد بھی جو قاہرہ میں رکا ہوا تھا الجیریا کے لئے چل دیا ہے انڈونیشیا نے اعلان کیا ہے کہ وہ افریقی ایشیائی کانفرنس میں حصہ لے گا مگر جاپان کا وفد ابھی روانہ نہیں ہوا۔

لندن ۱۲ر جون۔ لندن میں کامن ویلتھ کانفرنس کے حلقوں میں وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کی اس تقریر پر گہری تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جس میں انہوں نے ویٹ نام کا مسئلہ حل کرنے کے لئے متعلقہ ممالک کی رابطہ کمیٹی کی تجویز پیش

بھیجنے کی مخالفت کی تھی۔ اور کہا کہ یہ امریکہ کی تائید کرنے کی برطانوی چال ہے وہ ایک ضیافت میں تقریر کر رہے تھے۔ ادھر آج لندن میں ایک برطانوی ترجمان نے کہا کہ کامن ویلتھ امن مشن پانچ راجدھانیوں واشنگٹن ماسکو پیکن ہنوئی اور سائیگان جائے گا۔ خواہ کوئی ایک ملک اسے دورہ کی اجازت نہ بھی دے مسٹر چو این لائی نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ برطانیہ نے کامن ویلتھ کانفرنس کا ناجائز فائدہ اٹھا کر نئی چالیں شروع کر دی ہیں۔ جن کا مقصد امریکہ کے عیارانہ امن پراپیگنڈا کی حمایت کرنا ہے تاکہ امریکہ ویٹ نام میں جما رہ سکے۔

نئی دہلی ۱۱ر جون۔ راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن ستمبر کے چوتھے ہفتہ میں یوگوسلاویہ چیکوسلاواکیہ رومانیہ اور ایتھوپیا کے پندرہ دنوں کے دورہ پر جائیں گے اور آپ ۸ اکتوبر تک واپس دہلی پہنچ جائیں گے۔

الجیریا ۱۲ر جون۔ الجیریا کی نئی انقلابی کونسل کی کل راجدھانی میں ایک خفیہ میٹنگ ہوئی۔ جس میں ملک کی داخلی اور خارجی پالیسی کا فیصلہ کیا گیا۔ دن کے فوجی انقلاب کے بعد کونسل کی یہ پہلی میٹنگ تھی۔ مسٹر حواری بومدین معزول شدہ صدر بن بیلا کے سربراہ ہیں اور مسٹر عبد العزیز بوتفلیقہ اس کے سرکردہ ممبر ہیں۔ ایک اطلاع ہے کہ کرنل بومدین معزول شدہ صدر بن بیلا کے سرکردہ حامیوں کو کونسل میں شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بے شک الجیریا کے بازاروں سے مسلح فوج اور ٹینک وغیرہ ہٹا لئے ہیں لیکن ابھی لوگ کچھ تناؤ محسوس کرتے ہیں۔

کورکھپور ۱۲ر جون شریمتی اندرا گاندھی نے آل انڈیا کانگریس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چینی حملہ کے وقت بہت سی غلط فہمی پائی جاتی تھی۔ اور یہ کہنا درست نہیں کہ بھارت کو بے خبری میں چینی حملہ کا شکار ہونا پڑا جبکہ آپ نے کہا کہ جب میں اپنے پتا سورگیہ پنڈت نہرو کے ہمراہ ۱۹۵۴ء میں چین گئی تھی تو اس وقت ہمیں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ایک دن ہمارا چین کے ساتھ ضرور تصادم ہوگا لیکن ہمیں یہ یقین تھا کہ ہم ایک عملی جنگ کو ٹال سکیں گے م

کانپور شہر میں جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی

صوبائی کانفرنس

اترپردیش کی احمدیہ جماعتوں کی صوبائی کانفرنس مورخہ دس و گیارہ جولائی ۱۹۶۵ء کو کانپور شہر میں منعقد ہو رہی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ کانفرنس کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب فرمائیں۔

کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ کانپور کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ عہدہ داران جماعتہائے اترپردیش سے درخواست ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے احباب جماعت میں تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب اگر پہلے سے اپنی آمد کی تاریخ اور ٹرین وغیرہ سے اطلاع دیں گے تو انشاء اللہ انہیں اسٹیشن پر ریسیو کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

تاہم احباب جائے قیام تک پہنچنے کے لئے حسب ذیل پتہ نوٹ کر رکھیں۔

مکان نمبر ۴۲/۲۹ حوض والا مکان۔ بکھنیاں بازار نزد صدیق فیض عام (انٹر کالج) کانپور

خاکسار بشیر احمد صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس

اخبار بدر

اخبار بدر کی توسیع اشاعت کیلئے ہر احمدی دوست کو توجہ دینی چاہیئے جس کا طریق یہ ہے کہ

۱۔ ہر پڑھے لکھے دوست کو اپنے نام اخبار جاری کرانا چاہیئے۔

۲۔ زیر تبلیغ دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا جائے

۳۔ تبلیغی اغراض کے لئے لائبریریوں اور ریڈنگ روم میں اخبار لگوایا جائے۔ جہاں ہر روز ہر مذہب و ملت کے لوگ آکر اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں

اس کا چندہ صرف سات روپے سالانہ ہے۔

(مینجر اخبار بدر)

مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے

(بقیہ صفحہ ۷)

کہ جیسے وہ اس سے بیزار ہو کر اسلام کی طرف کھنچی چلی آئیگی آپ نے فرمایا۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائینگے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹیگا اور نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

ڈاکٹر ڈورن کی جدید تحقیق اور اس کی تائید میں خود عیسائی پادریوں کے بیانات اس امر پر گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ یہ آسمانی بشارت آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ اور بالآخر وہ دن بھی آئے گا جب عیسائی اقوام مسیح کی صلیبی موت اور مر کر جی اٹھنے کے باطل عقائد سے یکسر دستکش ہو کر اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں گی۔

ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

۲۔ آپ نے مزید کہا کہ چین ایشیائی اور افریقی ممالک میں بھارت کے وقار کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسے اپنے ان منصوبوں میں کامیابی نہیں کیونکہ بھارت کے لوگ متحد رہے ہیں۔